



حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کی شخصیت کی تجلیاں

نبی مکرم اسلامؐ نے فرمایا:

"جو اسے جانتا ہے وہ تو اسے جانتا ہی ہے اور جو نہیں جانتا وہ اسے پہچان لے کہ یہ فاطمہ بنت محمد ہے یہ میرا ٹکڑا ہے اور میرے دونوں پہلوؤں کے درمیان دھڑکنے والا میرا دل ہے لہذا جس نے اسے ستایا اس نے مجھے تکلیف دی اور جس نے مجھے تکلیف پہنچائی اس نے اللہ کو تکلیف دی ہے۔"

شہزادی کائناتؑ، اللہ تعالیٰ کے سب سے عظیم الشان پیغمبر کی بیٹی، پہلے امام امیر المؤمنینؑ کی شریکہ حیات، سلسلہ امامت کی دو درخشندہ ترین شخصیتوں کی مادر گرامی ہیں۔ بیشک آپ ہی آخری رسالت الہیہ کا روشن و منور آئینہ ہیں نیز عالمین کی عورتوں کی سیدہٗوسردار اور رسول اطہر کی پاک و پاکیزہ ذریت کا صدف اور ان کی طیب و طاہر نسل کا سرچشمہ آپ ہی کی ذات ہے۔ آپ کی تاریخ، رسالت کی تاریخ سے جڑی ہوئی ہے کیونکہ آپ ہجرت سے آٹھ سال پہلے پیدا ہوئیں اور آنحضرتؐ کی وفات کے چند مہینے بعد ہی اس دنیا سے تشریف لے گئیں۔

آپ کی عظمت و منزلت نیز مقصد شریعت کے بارے میں آپ کی دوڑدھوپ کی بنا پر نبی اکرمؐ نے زبان وحی و رسالت سے اس کا بار بار اسی طرح اعلان کیا ہے جس طرح قرآن مجید نے صراحت کے ساتھ اہلبیت کے فضائل و

کرامات کا تذکرہ کرنے کے علاوہ شہزادی کائنات کی عظمت و منزلت کا خصوصی تذکرہ بھی فرمایا ہے۔

شہزادی کائنات قرآن مجید کی روشنی میں

جن لوگوں نے حق کی راہ میں قربانی دی ہے قرآن مجید کی آیتوں میں ان کی تجلیل و تعظیم کے ساتھ ساتھ ان کی مدح و ثنا بھی ہوئی ہے چنانچہ ان آیتوں کی تلاوت کا سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔

قرآن مجید نے جن لوگوں کا خصوصی تذکرہ کیا ہے اور ان کے کردار اور فضائل و کمالات کی نمایاں طور سے تعریف کی ہے ان میں اہلبیت پیغمبر ہر مقام پر سر فہرست نظر آتے ہیں مورخین اور مفسرین نے نقل کیا ہے کہ ان حضرات کی مدح و ثنا میں کثرت کے ساتھ قرآن مجید کی آیتیں نازل ہوئی ہیں بلکہ قرآن مجید کے متعدد سورے تو ان کے بتائے ہوئے جادۂ حق اور ان کے حسن عمل کی تائید اور مدح سرائی کے ساتھ ان کی پیروی کی دعوت سے مخصوص ہیں۔

1۔ کوثر رسالت

کوثر یعنی خیر کثیر اور اگرچہ بظاہر اس میں وہ تمام نعمتیں شامل ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ کو نوازا تھا لیکن سورۂ کوثر کی آخری آیت کی شان نزول کے بارے میں جو تفصیلات ذکر ہوئے ہیں ان سے یہ بالکل واضح ہے کہ اس خیر کثیر کا تعلق کثرت نسل اور اولاد سے ہے جیسا کہ آج پوری دنیا جانتی ہے کہ رسول اسلام کی نسل طیبہ آپ کی اکلوتی بیٹی حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا سے ہی چلی ہے جس کا تذکرہ حضور اکرم کے بعض احادیث میں بھی موجود ہے۔

مفسرین نے اس سلسلہ میں یہ نقل کیا ہے کہ عاص بن وائل نے ایک دن قریش کے بڑے بڑے لوگوں سے یہ کہا: محمد تو لاولد ہیں اور ان کا کوئی بیٹا نہیں ہے جو ان کا جانشین بن سکے لہذا جس دن یہ دنیا سے چلے جائیں گے اس دن ان کا کوئی نام لینے والا بھی نہ رہے گا۔

(یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب پیغمبر کے فرزند عبد اللہ کہ جو خدیجہ کے بطن سے تھے ان کا انتقال ہو گیا تھا اور پیغمبر کی اولاد ذکور میں سے کوئی باقی نہیں بچا تھا)۔ یہی شان نزول جناب ابن عباس اور اکثر اہل تفسیر نے ذکر کیا ہے۔

تفسیر کبیر، ج 32، ص 132

مشہور مفسر فخر رازی نے کوثر کے معنی کے بارے میں اگرچہ مفسرین کے اختلاف کا تذکرہ کیا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے واضح الفاظ میں یہ بھی تحریر کیا ہے کہ ”اور تیسرا نظریہ یہ ہے کہ کوثر سے مراد آپ کی اولاد ہے۔۔۔ کیونکہ یہ سورہ اس شخص کے جواب میں نازل ہوا ہے جس نے آپ کو بے اولاد ہونے کا طعنہ دیا تھا لہذا اس کے معنی یہ ہیں کہ آپ کو ایسی نسل عطا گئی ہے جو ہمیشہ باقی رہے گی (اسکے بعد کہتے ہیں) چنانچہ آپ خود دیکھ سکتے ہیں کہ اہلبیت کا کس طرح قتل عام کیا گیا ہے؟ پھر بھی دنیا ان سے بھری ہوئی ہے جب کہ بنی امیہ کا کوئی نام لینے والا بھی نہیں ہے نیز آپ یہ بھی دیکھئے کہ ان کے درمیان کتنے بڑے بڑے اور اکابر علماء گذرے ہیں جیسے (امام محمد) باقر (امام جعفر) صادق (امام موسیٰ) کاظم (امام علی) رضا علیہم السلام اور نفس زکیہ وغیرہ۔

جس طرح آیۂ مباہلہ دلیل ہے کہ امام حسن و حسین رسول اللہ کے بیٹے ہیں۔

تاریخ بغداد: ج 1، ص 316، ریاض النضرہ: ج 2، ص 168، کنز العمال: ج 11، ح 32892

اسی طرح اس بارے میں آنحضرت کی متعدد حدیثیں بھی موجود ہیں کہ خداوند عالم نے ہر نبی کی ذریت اس کے صلب میں رکھی ہے اور ختمی مرتبت کی نسل کو حضرت علی کے صلب میں قرار دیا ہے نیز صحاح میں

پیغمبر اکرمؐ کی یہ حدیث نقل کی گئی ہے کہ آپ نے امام حسنؑ کے بارے میں یہ فرمایا تھا: میرا یہ بیٹا سید و سردار ہے اور اللہ عنقریب اس کے ذریعہ دو بڑے گروہوں میں صلح کرائے۔
صحیح بخاری، کتاب صلح، صحیح تر مذی ج 5، ح 3773، مسند احمد ج 5، ص 44 تاریخ بغداد ج 3، ص 215، کنز العمال ج 12، 13 احادیث 34301، 34304، 37654

2. فاطمہ زہراءؑ سورہ دہر میں

ایک روز امام حسنؑ اور امام حسینؑ مریض ہوئے اور رسول اسلامؐ کچھ لوگوں کے ساتھ ان کی عیادت کرنے گئے تو آپؐ نے فرمایا: اے علیؑ تم اپنے ان دونوں بیٹوں کی شفا کے لئے کچھ نذر کر لو! چنانچہ حضرت علیؑ و فاطمہؑ اور آپؐ کی کنیز فضہ نے یہ نذر کی کہ اگر یہ دونوں شفا یاب ہو گئے تو ہم تین روز ے رکھیں گے چنانچہ دونوں شہزادے بالکل شفا یاب ہو گئے گھر میں کچھ نہیں تھا حضرت علیؑ، شمعون یہودی سے تین صاع (سیر) جو ادھار لیکر آئے جن میں سے شہزادی کائناتؑ نے ایک سیر جو کاٹا پیس کر اسی کی پانچ روٹیاں بنالیں اور سب لوگ انہیں اپنے سامنے رکھ کر افطار کرنے بیٹھ گئے کہ اسی وقت ایک سائل نے آکر سوال کیا: اے حضرت محمدؐ کے اہلبیت آپ حضرات کی خدمت میں سلام عرض ہے، میں مسلمان مسکینوں میں سے ایک مسکین ہوں مجھے کھانا عطا فرما دیجئے اللہ تعالیٰ آپ کو جنت کے کھانوں سے سیر و سیراب فرمائے: سب نے ایثار کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنی تمام روٹیاں سائل کو دے دیں اور پانی کے علاوہ کچھ نہیں چکھا اور صبح کو پھر روزہ رکھ لیا شام کو جب روزہ کھولنے کے لئے بیٹھے تو ایک یتیم نے آکر سوال کر لیا اور انہوں نے اس یتیم کو اپنا کھانا دیدیا تیسرے دن ایک اسیر آگیا اور اس دن بھی گذشتہ واقعہ پیش آیا صبح کو حضرت علیؑ امام حسنؑ اور امام حسینؑ کا ہاتھ پکڑ کر رسول اکرمؐ کی خدمت میں لے گئے جب ان پر آنحضرتؐ کی نظر پڑی تو دیکھا کہ وہ بھوک کی شدت سے لرز رہے ہیں آپؐ نے فرمایا میرے لئے یہ کتنی تکلیف دہ بات ہے یہ تمہاری کیا حالت ہے؟ پھر آپؐ ان کے ساتھ جناب فاطمہؑ کے گھر تشریف لے گئے تو کیا دیکھا کہ شہزادی کائنات محراب میں مشغول عبادت ہیں اور ان کا پیٹ کمر سے ملا ہوا ہے اور آنکھیں اندر دھنس چکی تھیں یہ دیکھ کر آپ کو مزید تکلیف ہوئی تب جناب جبرئیل آپ کی خدمت میں نازل ہوئے اور کہا: اے محمدؐ آپ کو مبارک ہو یہ لیجئے خداوند عالم نے آپ کو آپ کے اہل بیتؑ کے بارے میں مبارکباد پیش کی ہے، پھر انہوں نے اس سورہ کی تلاوت فرمائی۔ ہَلْ اَتٰی عَلٰی الْاِنْسَانِ -----

مختصر یہ کہ شہزادی کائناتؑ ان لوگوں میں شامل ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ گواہی دی ہے کہ آپ ان نیک لوگوں میں سے ہیں جو اس جام شربت سے سیراب ہوں گے جس میں کافور کی آمیزش ہوگی یہی وہ حضرات ہیں جو اپنی نذر کو پورا کرتے ہیں اور اس دن کے شر سے خائف رہتے ہیں جس کا شر ہر ایک کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا اور یہی وہ حضرات ہیں جو کھا نے کی ضرورت ہونے کے باوجود اپنے اوپر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں چاہے اسکی وجہ سے انہیں دشواریوں کا سامنا ہی کیوں نہ کرنا پڑے اور وہ صرف خدا کی مرضی اور خوشی کے لئے کھانا کھلاتے ہیں اور ان سے کسی قسم کے شکریہ اور بدلہ کے خواہشمند نہیں رہتے یہی وہ حضرات ہیں جنہوں نے خدا کے لئے صبر و تحمل سے کام لیا ہے --- اور انہی کو خداوند عالم اس بدترین دن کے شر سے محفوظ رکھا ہے --- اور ان کے صبر و تحمل کے انعام میں انہیں جنت و حریر سے نوازا ہے۔

تفسیر الکشاف، تفسیر کبیر، اسد الغابہ ج 5 ص 530

3. فاطمہ زہراءؑ آیت تطہیر میں

آیۃ تطہیر رسول خداؐ پر اس وقت نازل ہوئی جب آپ جناب ام سلمہ (س) کے گھر میں تشریف فرما تھے اور آپ

نے اپنے دونوں نواسوں حسنؑ و حسینؑ اور ان کے والد اور والدہ گرامی کو اپنے پاس بٹھا کر اپنے اور ان کے اوپر ایک چادر ڈال دی تا کہ آپ کی ازواج اور دوسرے لوگ ان سے بالکل علیحدہ ہو جائیں تو یہ آیت نازل ہوئی:

اِنَّمَا يَرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اِهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً

الاحزاب 33

اے اہلبیت اللہ کا ارادہ یہ ہے کہ تم سے رجس اور گندگی کو دور رکھے اور تمہیں اسی طرح پاک رکھے جو پاک و پاکیزہ رکھنے کا حق ہے۔

یہ حضرات ابھی اسی طرح بیٹھے ہوئے تھے کہ پیغمبرؐ نے اسی پر اکتفا نہیں کی بلکہ چادر سے اپنے ہاتھ باہر نکال کر آسمان کی طرف بلند کئے اور یہ دعا فرمائی:

اللّٰهُمَّ بَوِّءْ اِهْلَ بَيْتِي فَادْهَبْ عَنْهُمْ الرِّجْسَ وَ طَهِّرْهُمْ تَطْهِيراً

بارالہا! یہ میرے اہلبیت ہیں لہذا تو ان سے رجس کو دور رکھنا اور انہیں پاک و پاکیزہ رکھنا۔

آپ بار بار یہی دہرا رہے تھے اور جناب ام سلمہ یہ منظر اپنی آنکھوں سے دیکھ رہی تھیں اور آنحضرتؐ کی آواز بھی سن رہی تھیں اسی لئے وہ بھی یہ کہتی ہوئی چادر کی طرف بڑھیں: اے اللہ کے رسول میں بھی آپ حضرات کے ساتھ ہوں؟ تو آپ نے ان کے ہاتھ سے چادر کا گوشہ اپنی طرف کھینچتے ہوئے فرمایا: نہیں تم خیر پر ہو؟

صحیح مسلم: کتاب فضائل صحابہ و مستدرک صحیحین، 147/3، الدر المنثور، ذیل تفسیر آیۃ تطہیر، تفسیر طبری، 5/22، صحیح ترمذی 5 حدیث 3787، مسند احمد 292/6 و 304، اسد الغابہ 29/4، تہذیب التہذیب 258/2

آیت نازل ہونے کے بعد رسول اسلام کا مسلسل یہ دستور تھا کہ آپ جب بھی صبح کی نماز پڑھنے کے لئے اپنے گھر سے نکلتے تھے تو شہزادیؑ کائنات کے دروازہ پر آکر یہ فرماتے تھے:

الصَّلَاةُ يَا اِهْلَ الْبَيْتِ اِنَّمَا يَرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً

نما ز! اے اہلبیت بیشک اللہ کا ارادہ یہ ہے کہ تم سے ہر رجس اور برائی کو دور رکھے اور تمہیں پاک و پاکیزہ رکھے۔

آپ کی یہ سیرت چھ یا آٹھ مہینے تک جاری رہی۔

(الكلمة الغراء فی تفضیل الزہراء ص 200، علامہ سید عبدالحسین شرف الدین فرماتے ہیں: اسے امام احمد نے اپنی

صحیح کی ج 3 ص 259، پر اور حاکم نے بھی نقل کیا ہے نیز اسے ترمذی نے صحیح اور ابن ابی شیبہ، ابن

حریر، ابن منذر، ابن مردویہ اور طبرانی و غیرہ نے ”حسن“ قرار دیا ہے)

یہ آیت گناہوں سے اہلبیت کے معصوم ہونے کی بھی دلیل ہے کیونکہ رجس گناہ کو کہا جاتا ہے اور آیت کے شروع میں کلمۃ اِنَّمَا آیا ہے جو حصر پر دلالت کرتا ہے جسکے معنی یہ ہیں کہ ان کے بارے میں اللہ کا بس یہ ارادہ ہے کہ ان سے گناہوں کو دور رکھے اور انہیں پاک و پاکیزہ رکھے اور یہی حقیقی اور واقعی عصمت ہے جیسا کہ تفسیر طبری سے آیت کے یہی معنی وضاحت کے ساتھ بیان کئے ہیں۔

الكلمة الغراء فی تفضیل الزہراء، ص 100

4۔ مودت زہراً اجر رسالت

جناب جابر نے روایت کی ہے کہ ایک دیہاتی عرب رسول خداؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا اے محمدؐ مجھے

مسلمان بنادیجئے آپ نے فرمایا: یہ گواہی دو:

لا اله الا الله وحده لا شریک له وانّ محمداً عبده ورسوله

اللہ کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے، وہ لا شریک ہے اور محمد اس کے بندہ اور رسول ہیں۔

اس نے کہا آپ مجھ سے کوئی اجرت طلب کریں گے؟

فرمایا: نہیں صرف قرابتداروں کی محبت، اس نے کہا میرے قرابتداروں یا آپ کے قرابتداروں کی؟ فرمایا میرے قرابتداروں کی وہ بولا میں آپ کی بیعت کرتا ہوں لہذا جو شخص بھی آپ اور آپ کے قرابتداروں سے محبت نہ کرے اس پر خدا کی لعنت ہو، آپ نے فرمایا آمین۔

حلیۃ الاولیاء ج 3، ص 201، تفسیر الطبری ج 25، ص 16، 25، 17، تفسیر المنثور سورۃ شوریٰ تفسیر آیہ 03، الصوائق المحرقة 261 و اسد الغایۃ ج 5، ص 367

مجاہد نے اس کی یہ تفسیر کی ہے کہ اس مودت سے آپ کی پیروی آپ کی رسالت کی تصدیق اور آپ کے اعزاء سے صلہ رحم کرنا مراد ہے جب کہ ابن عباس نے اس کی یہ تفسیر کی ہے کہ: آپ کی قرابتداری کا خیال رکھ کر اس کی حفاظت کی جائے۔

فضائل الخمسة فی الصحاح الستة ج 1 ص 307

زمخشری نے ذکر کیا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی اسی وقت رسول اللہؐ سے یہ سوال کیا گیا: اے اللہ کے رسول آپ کے وہ قرابت دار کون ہیں جن کی محبت ہمارے اوپر واجب کی گئی ہے؟ آپ نے فرمایا: علیؑ فاطمہ سلام اللہ علیہا اور ان کے دونوں بیٹے۔

الکشاف فی تفسیر الآیہ، تفسیر الکبیر، الدر المنثور اور ذخائر لعقبی 35 الغدیر ج 3۔ علامہ امینی نے اس آیت کے شان نزول کے بارے میں کہ یہ اہل بیت علیہم السلام کی شان میں نازل ہوئی ہے 45 ماخذ ذکر کئے ہیں۔ 5۔ فاطمہ زہراءؑ مباہلہ میں

تمام اہل قبلہ حتی کہ خوارج کا بھی اس بات پر اجماع و اتفاق ہے کہ نبی اکرمؐ نے مباہلہ کے لئے عورتوں کی جگہ صرف اپنی پارہ جگر جناب فاطمہ زہراءؑ کو اور بیٹوں میں اپنے دونوں نواسوں امام حسنؑ اور امام حسینؑ کو اور نفسوں میں صرف حضرت علیؑ علیہ السلام کو ساتھ لیا جو آپ کے لئے ویسے ہی تھے جیسے موسیٰ کے لئے ہارون اور عیسائیوں سے مباہلہ کرنے کے لئے تشریف لے گئے اور صرف یہی حضرات اس آیت کے مصداق ہیں اور یہ ایک ایسی واضح و آشکار چیز ہے جس کا انکار کسی کے لئے ممکن نہیں ہے اور اس فضیلت میں کوئی بھی آپ حضرات کا شریک نہیں ہے اور جو شخص بھی تاریخ مسلمین کی ورق گردانی کرے گا اسے روز روشن کی طرح یہی نظر آئے گا کہ یہ آیت ان ہی سے مخصوص ہے اور ان کے علاوہ کسی اور کے لئے نازل نہیں ہوئی ہے۔

الکلمۃ الغراء فی تفضیل الزہراء 181

نبی اکرمؐ ان حضرات کو اپنے ساتھ لے کر عیسائیوں سے مباہلہ کرنے کے لئے تشریف لے گئے اور آپ نے ان پر فتح حاصل کی، اس وقت امہات المومنین (ازواج نبیؐ) سب کی سب اپنے گھروں پر موجود تھیں مگر آپ نے ان میں سے کسی ایک کو بھی نہیں بلایا اور نہ ہی اپنی پھوپھی جناب صفیہ اور اپنی چچازاد بہن جناب ام ہانی کو ساتھ لیا اور نہ ہی خلفائے ثلاثہ کی ازواج یا انصار و مہاجرین کی عورتوں میں سے کسی کو اپنے ساتھ لے گئے۔

اسی طرح آپ نے جوانان جنت کے دونوں سرداروں یعنی (امام حسن اور امام حسینؑ) کے ساتھ بنی ہاشم یا صحابہ کے کسی بچہ اور جوان کو نہیں بلایا اور نہ ہی حضرت علیؑ کے علاوہ اپنے اعزاء واقرباء اور ابتدائی اور قدیم مسلمانوں اور اصحاب میں سے کسی کو دعوت دی اور جب ان چاروں حضرات کو لے کر آپ باہر نکلے تو آپ کالے بالوں والی چادر اوڑھے ہوئے تھے جیسا کہ امام فخر رازی نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ امام حسینؑ آپ کی آغوش میں اور امام حسنؑ آپ کی انگلی پکڑے ہوئے تھے جناب فاطمہ آپ کے پیچھے اور ان کے بعد حضرت علیؑ چلے آ رہے تھے اور آنحضرتؐ ان سے یہ فرما رہے تھے: جب میں دعا کروں تو تم لوگ آمین کہنا، اُدھر اسقف

نجران نے کہا: اے میرے عیسائی بھائیو! میں ان چہروں کو دیکھ رہا ہوں کہ اگر یہ خدا سے پہاڑ کو اس کی جگہ سے ہٹانے کی دعا کردیں تو وہ اسے وہاں سے، ہٹا دے گا لہذا ان سے مباہلہ نہ کرنا ورنہ مارے جاؤ گے اور قیامت تک روئے زمین پر کسی عیسائی کا نام و نشان باقی نہیں رہ جائے گا۔

علامہ سید عبد الحسین شرف الدین کہتے ہیں: اس واقعہ کو تمام محدثین اور مورخین نے دسویں ہجری کے واقعات کی تفسیر کے ذیل میں تحریر کیا ہے اور یہی مباہلہ کا سال ہے اسی طرح ملاحظہ کیجئے صحیح مسلم کتاب فضائل صحابہ، کشاف زمخشری سورۃ آل عمران آیت 61۔

فخر رازی اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد کہتے ہیں: یہ آیت دلیل ہے کہ حسنؑ اور حسینؑ رسول اللہؐ کے فرزند ہیں کیونکہ آپؐ نے یہ وعدہ کیا تھا کہ وہ اپنے بیٹوں کو لے کر آئیں گے اور آپؐ حسن و حسینؑ کو ساتھ لائے تھے لہذا ان دونوں کا فرزند رسولؐ ہونا بالکل طے شدہ بات ہے۔

تفسیر الکبیر آیۃ کی تفسیر کے ذیل میں، الصواعق المحرقة 238 شہزادی کائنات سلام اللہ علیہا سید المرسلینؐ کی نگاہ میں!

رسول اکرمؐ نے فرمایا ہے:

أَنَّ اللَّهَ لِيُغْضِبَ لَغَضْبِ فَاطِمَةَ ، وَ يَرْضَى لِرِضَاهَا

بیشک اللہ تعالیٰ فاطمہؑ کی ناراضگی سے ناراض اور ان کے خوش ہوجانے سے راضی ہوجاتا ہے۔

کنز العمال ج 12، ص 111، مستدرک صحیحین ج 3، ص 154، میزان الاعتدال ج 1، ص 535

فاطمہ بضعة منی ؛ من آذاها فقد آذانی ، و من أحبها فقد أحبني

فاطمہ میرا ٹکڑا ہے جس نے اسے تکلیف پہنچائی اس نے مجھے تکلیف دی ہے اور جس نے اس سے محبت رکھی اس نے مجھ سے محبت رکھی ہے۔

صواعق المحرقة 289، الامامة والسياسة ص 31، كنز العمال ج 12، ص 111، خصائص النساء 35، صحیح مسلم کتاب فضائل الصحابة

فاطمہ قلبی و روحی التی بین جنبی

فاطمہ میرا دل اور میرے دونوں پہلوؤں کے درمیان موجود میری روح ہے۔

فرائد السمطين ج 2، ص 66

فاطمہ سيدة نساء العالمين

فاطمہ عالمین کی عورتوں کی سردار ہیں۔

المستدرک صحیحین ج 3، ص 170، وابو نعیم فی حلیۃ الاولیاء ج 2، ص 39، والطحاوی فی مشکل الآثار ج 1، ص

48، وشرح نہج البلاغہ لابن ابی الحدید ج 9، ص 193، والعوالم ج 11، ص 141۔ 146

اس قسم کی شہادتیں کتب حدیث و سیرت میں رسول اکرمؐ سے کثرت کے ساتھ مروی ہیں اور جو اپنی خواہش سے کوئی کلام ہی نہیں کرتے تھے نیز رشتہ داری یا دوسرے وجوہات سے بالکل متاثر نہیں ہوتے تھے اور خدا کی راہ میں آپؐ کو کسی بھی ملامت کرنے والے کی ملامت کی کوئی پروا نہیں تھی۔

رسول اکرمؐ نے اپنے کو اسلام کی تبلیغ کے لئے بالکل وقف کر رکھا تھا اور آپؐ کی سیرت تمام لوگوں کے لئے

نمونہ عمل تھی، مختصر یہ کہ آپؐ کے دل کی دھڑکن، آنکھوں کی جنبش، ہاتھ پیر کی نقل و حرکت اور آپؐ کے افکار کی شعاعیں قول، فعل اور تقریر (یعنی آپؐ کی سنت) بلکہ آپؐ کا پورا وجود ہی دین کی علامت، شریعت کا سرچشمہ، ہدایت کا چراغ اور نجات کا وسیلہ بن گیا۔

جتنا زمانہ گذرتا جا رہا ہے اور اسلامی سماج جتنی ترقی کر رہا ہے اتنا ہی ان سے ہماری محبتوں میں اضافہ ہی ہوتا جا رہا ہے یا جب بھی ہم آنحضرتؐ کے کلام میں اسلام کے اس بنیادی نکتہ کو دیکھتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے ان سے یہ فرمایا تھا: یا فاطمة اعملى لنفسك فانى لا اغنى عنك من الله شيئاً

اے فاطمہؑ اپنے لئے عمل کرو کیونکہ میں خدا کی طرف سے تمہارے لئے کسی چیز کا ذمہ دار نہیں بن سکتا ہوں۔ فاطمة الزہراء وتر فى غمد:مقدمہ از قلم سید موسیٰ صدر

ہر شخص اپنے عمل کا خود ذمہ دار ہے۔

آپؐ نے فرمایا: کمل من الرجال كثير، و لم يكمل من النساء إلا مريم بنت عمران، و آسیة بنت مزاحم امرأة فرعون، و خديجة بنت خويلد و فاطمة بنت محمد

کامل مرد تو بہت سارے ہیں مگر کامل عورتیں مريم بنت عمران، فرعون کی زوجہ آسیہ بنت مزاحم، خدیجہ بنت خویلد اور فاطمہ بنت محمدؑ کے علاوہ کوئی نہیں ہے۔

رواہ صاحب الفصول المہمہ 27، تفسیر الوصول ج2، ص159، شرح ثلاثیات مسند احمد ج2، ص511 نیز آپؐ نے فرمایا:

إنما فاطمة شجرة منى، يقبضنى ما يقبضها، و يبسطنى ما يبسطها - و إن الأنساب يوم القيامة تنقطع غير نسبى و سببى و صہری

فاطمہ میری ایک شاخ ہے اور جو چیز اسے خوش کرتی ہے اسی سے مجھے بھی خوشی ہوتی ہے۔ اور قیامت کے دن میرے نسب و سبب اور دامادی کے علاوہ تمام نسب ایک دوسرے سے الگ ہو جائیں گے۔

(الشجرة: اشعة من كل شيء اشجنه كالغصن يكون من الشجرة مستدرک الحاکم ج3، ص154، کنز العمال ج12، ص111 ح، 34240) مسند احمد ج4، ص323، 332، والمستدرک ج3، ص154، 159

ایک دن پیغمبر اسلامؐ جناب فاطمہؑ کا ہاتھ پکڑے ہوئے نکلے اور آپؐ نے فرمایا:

من عرف هذه فقد عرفها، و من لم يعرفها فهي فاطمة بنت محمد، و هي بضعة منى، و هي قلبى الذى بين جنبى؛ فمن آذاها فقد آذانى، و من آذانى فقد آذى الله

جو اسے جانتا ہے وہ تو اسے جانتا ہی ہے اور جو نہیں جانتا وہ اسے پہچان لے کہ یہ فاطمہ بنت محمد ہے اور یہ میرا ٹکڑا ہے اور یہ میرے دونوں پہلوؤں کے درمیان دھڑکنے والا میرا دل ہے لہذا جس نے اسے ستایا اس نے مجھے تکلیف دی اور جس نے مجھے تکلیف پہنچائی اس نے اللہ کو تکلیف دی ہے۔

فصول المہمہ 144، رواہ فی کتاب المختصر عن تفسیر الثعلبی 123 نیز فرمایا:

فاطمة أعز البریة علی

فاطمہؑ تمام مخلوقات میں مجھے سب سے زیادہ عزیز ہیں۔

امالی الطوسی مجلس 1 ح30، المختصر 136

آپؐ کی عصمت کی طرف موجود ان اشاروں کے بعد ہمارے لئے ان احادیث کی تفسیر کرنا کوئی مشکل کام نہیں ہے بلکہ یہ احادیث تو آپؐ کی عصمت کے ساتھ اس بات کی شاہد ہیں کہ آپؐ صرف خدا کے لئے ناراض ہوتے ہیں اور خدا کے لئے راضی اور خوش ہوتے ہیں۔

/http://urdu3.3rdimam.com